رُوبرُو

عُمیرہ احمد

میں کتنی مذہبی ہوں؟ بہت زیادہ نہیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خاصی شرمندگی ہو رہی ہے کہ اپنے دین کے بارے میں میری معلومات خاصی کم ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مجھے اٹھارہ انیس سال کی عمر میں اپنے دین میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ ہر وقت میں مذہب کی باتیں نہیں کرتی لیکن دن میں پانچ وقت نماز باقاعدگی سے پڑھ لیتی ہوں کیونکہ اللہ کا اتنا حق تو ہم پر بنتا ہی ہے۔ بعض دفعہ تہجد بھی پڑھ لیتی ہوں کیونکہ مجھے بار بار اللہ کو یہ بتانے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ میں اس کی تابعدار ہوں۔ قرآن پاک کو انگلش اور اردو ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں اس کے بعد اپنے دین کے بارے میں میری معلومات بہتر ہو جائیں گی۔ مذہبی میں صرف اس حد تک ہوں کہ میں نے کبھی اللہ کے ساتھ ضد نہیں کی جو وہ میرے لیے طے کرتا ہے میں قبول کر لیتی ہوں۔ چاہے وہ کامیابی ہو یا ناکامی۔ نہ ہی میں نے کبھی اللہ کو مشورے دینے یا یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس کا فیصلہ غلط تھا یا صحیح۔ میں مخلوق ہوں اور مجھے اپنی حدود میں ہی رہنا چاہیے۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ اسے میرے مشوروں کی ضرورت نہیں۔ نہ میری پسندیدگی اور ناپسندیدگی سے کوئی دلچسپی ہے۔

میرا لائف اسٹائل بہت سادہ ہے۔ میں کپڑوں، جوتوں، جیولری، میک اپ جیسی چیزوں کے آسیب کا شکار نہیں ہوں۔ میں انہیں صرف استعمال کی چیز سمجھتی ہوں۔ زندگی کا اصل مقصد نہیں اور نہ ہی مجھے ان لوگوں پر رشک آتا ہے جن کی زندگی ان ہی چیزوں کے گرد گھومتی ہو۔

لوگوں کے بارے میں میرا مشاہدہ خاصا خراب ہے۔ مجھے لوگوں کو سمجھنے میں یا جاننے میں بہت وقت لگتا ہے حالانکہ رائٹرز کی قوت مشاہدہ خاصی مضبوط ہوتی ہے مگر میری نہیں۔ میں اکثر چیزوں کو نظر انداز کرتی رہتی ہوں اور کئی دفعہ اس وجہ سے مجھے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

میں زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتی ہوں۔ لوگوں کی زندگیوں یا عادات کے بارے میں تجسس کی عادت میں مبتلا نہیں ہوں۔ چاہے وہ محلے کے لوگ ہوں، رشتے دار ہوں یا پھر دوست، مجھے بہت برا لگتا ہے اگر میرے گھر میں ان میں سے کسی کے گھر یا کسی معاملے کو ڈسکس کیا جا رہا ہو۔ میرا خیال ہے انسان کو صرف اپنے گھر اور معاملات کے بارے میں رائے دینے، اعتراض کرنے یا بات کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ کسی دوسرے کے بارے میں نہیں۔

مجھے ایسے لوگوں کی کمپنی پسند نہیں جو مذاق میں فضول اور دو لکر گفتگو کریں۔ یا بہت ماڈرن بنتے ہوئے ایسے ٹاپکس پر باتیں کریں جن پر بات کرنا مناسب نہیں۔ میرا خیال ہے خود کو بہت تعلیم یافتہ یا براڈ مائنڈڈ ظاہر کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ آپ اپنی گفتگو میں بھی مغربی انداز اختیار کر لیں۔ مجھے ایسے لوگ اچھے لگتے ہیں جو اپنی زندگیوں میں کچھ بنیادی اور ضروری ممنوعہ کا خیال رکھتے ہیں۔

میں بنیادی طور پر Home bird ہوں۔ کالج سے آنے کے بعد میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ مجھے کہیں اور جانا نہ پڑے اور اکثر میں اپنی فرینڈز سے ان کے گھر نہ آنے کے لیے جھوٹ بھی بولتی رہتی ہوں۔ میں جب تک گھر پر رہتی ہوں۔ خوش رہتی ہوں کیونکہ مجھے بہت زیادہ آزادی کا احساس ہوتا ہے جو کہیں اور نہیں ہوتا۔

ایک اور سوال جو اکثر خطوط میں تھا، وہ مردوں کے بارے میں میری رائے کے بارے میں تھا۔ ہو سکتا ہے آپ خواتین کو مردوں کے بارے میں میری رائے جان کر بہت افسوس ہو کیونکہ خواتین رائٹرز زیادہ تر مردوں کے خلاف لمبی چوڑی تقریریں کرتی ہیں کہ معاشرے میں برائی کی جڑ مرد ہے۔ انہوں نے عورتوں کو حقوق سے محروم

کر دیا ہے' عورتوں پر ظلم کرتے ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال میں مردوں کے بارے میں اس طرح سے نہیں سوچتی ہوں۔ مجھے زندگی میں جتنے بھی مردوں سے سامنا ہوا ہے' ان کے حوالے سے مجھے کوئی تلخ تجربہ یا دشواری پیش نہیں آئی۔ چاہے وہ میرے کزنز ہوں' کولیگز ہوں یا پھر کلاس فیلوز۔ جہاں تک کسی غلطی یا گناہ کا تعلق ہے یا پھر ظلم ہی کی بات کریں تو وہ کوئی بھی فرد کسی بھی وقت کر سکتا ہے چاہے وہ عورت ہو یا مرد۔ اس لیے اس چیز کو ہمیں generalize نہیں کر دینا چاہیے۔ مرد صرف برے ہی نہیں اچھے بھی ہوتے ہیں سو ویسے ہی جیسے عورتیں صرف اچھی ہی نہیں بری بھی ہوتی ہیں۔ میری مردوں کے بارے میں اتنی ہی اچھی یا بری رائے ہے جتنی عورتوں کے بارے میں۔ اگر مرد ہی عورتوں پر ظلم کرتے ہیں یا ان کے حقوق غصب کرتے ہیں تو پھر یہ کام عورتیں بھی کرتی ہیں۔ اس لیے میں کسی صنف کے لحاظ سے کسی تعصب کا شکار نہیں ہوں اور نہ ہی میں مردوں کے خلاف کوئی بات کروں گی۔

رائٹنگ کے حوالے سے میرا مستقبل کیا ہے؟ یا میں اس حوالے سے آگے کیا کرنا چاہتی ہوں؟ اس بارے میں بھی وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتی سوائے اس کے کہ میں لمبی ریس کا گھوڑا نہیں ہوں' نہ ہی میرا کیریئر بہت دور تک جائے گا۔

کہانیاں لکھنا شروع کرنا میرے لیے ایک مذاق تھا اور میں یہ کہانیاں لکھنے کے بعد اپنی فرینڈز کو سنا کر تنگ کیا کرتی تھی۔ ہم سب کے لیے یہ ایک انجوائے منٹ تھی۔ پھر میگزینز میں لکھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی بہت شہرت بھی مل گئی سو نومبر ۹۹ء میں میری کہانیوں کا ایک مجموعہ "میری ذات ذرہ بے نشاں" کے نام سے مارکیٹ میں آگیا۔

امربیل کے نام سے میرا پہلا سلسلہ وار ناول آپ کے سامنے آ رہا ہے۔ ایک اور سلسلہ وار ناول کچھ عرصے کے بعد آپ خواتین میں پڑھ سکیں گی۔ اگلے دو تین سال میں' میں کچھ مشکل موضوعات پر لکھنا چاہتی ہوں اور اسی سلسلے میں ایک درخواست میں آپ سے بھی کرنا چاہتی ہوں کہ آئندہ آنے والے سالوں میں آپ میری جو کہانیاں دیکھیں گے ان پر آپ کو بہت زیادہ اعتراضات ہو سکتے ہیں مگر ایسے کسی بھی اعتراض سے پہلے میری تحریر کو کم از کم دو دفعہ پڑھیں اور کسی تعصب کے بغیر' بعض دفعہ جو چیز ہمیں خود پر طنز یا تنقید لگتی ہے' وہ دراصل ہماری اصلاح کے لیے کسی دوسرے کی خاصی نیک نیتی سے کی جانے والی کوشش ہوتی ہے۔

بعض اداروں کو ہم نے اس ملک میں مقدس گائے بنا دیا ہے مثلاً آرمی کو' ہم نہ صرف ایسے اداروں کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں بلکہ ہم یہ بھی سوچتے ہیں کہ ایسے ادارے کبھی کوئی غلطی نہیں کرتے۔ ان میں انسان نہیں فرشتے ہوتے ہیں اس لیے جب میں ایسی تحریریں لکھوں تو اپنی ذاتی پسند محبت اور وابستگی کو ایک طرف رکھ کر کہانی کو اس کے میرٹ پر جج کریں۔ میں تنقید سے نہیں ڈرتی۔ تنقید آپ کا ویسا ہی حق ہے جیسا رائٹر کو اپنی مرضی کے مطابق لکھنے کا۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آپ اور ہم اس قابل ہو جائیں کہ اپنے گریبان میں جھانک سکیں۔ جو چیز غلط ہے اس کو غلط کہہ سکیں چاہے وہ کسی ادارے کی طرف سے کیا جانے والا برا کام ہو یا کسی فرد کا۔ آنے والی کہانیوں کو یہ دیکھ کر پڑھنے کی کوشش نہ کریں کہ ہیرو نے پھر بلیک ڈنر سوٹ پہنا ہوا تھا بلکہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کہانی میں کیا بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے آپ میری ہر کہانی میں بلیک ڈنر سوٹ ہی دیکھیں (مجھے مرد بلیک اور لڑکیاں سفید کپڑوں میں بہت خوبصورت لگتی ہیں) رائٹر کا کام کہانی لکھنے کے بعد وضاحتیں کرنا نہیں ہوتا۔ قاری کو اتنا میچور ضرور ہونا چاہیے کہ وہ نہ صرف رائٹر کا نقطہ نظر سمجھے بلکہ اسے وہ لکھنے دے جو رائٹر لکھنا چاہتا ہے۔ اسے وہ لکھنے پر مجبور نہ کرے جو وہ پڑھنا چاہتا ہے ورنہ ڈائجسٹ میں چھپنے والا ادب بھی پنجابی فلموں کے ناظرین کی طرح آپ کے ذہن کو بہت محدود اور سوچ کو سطحی رکھے گا اور اچھی تحریر کے لیے یہ آپ کا ٹیسٹ بھی ڈویلپ نہیں کر سکے گا۔ میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ ہر آنے والی نسل پہلے موجود نسل سے بہتر کام کرتی ہے۔ رائٹنگ میں بھی آپ لوگوں میں سے ہی کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جو مجھ سے یا کسی سے

کے

بھی بہتر اور شاندار کام کریں گے تو پھر میرے اور دوسری رائٹرز کے لیے ضروری ہے کہ ہم آپ کے لیے بنیادیں ضرور فراہم کریں۔
میں اگلے کچھ سالوں میں کم اچھا مگر مہنگا لکھنا چاہتی ہوں اور پانچ سال کے بعد لکھنا بند کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے بجائے کچھ اور کروں گی۔ یہ میری پلاننگ ہے۔ اب اللہ نے میرے لیے کیا پلان کیا ہے۔ یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے اور یقیناً ہوگا وہی جو اللہ نے طے کیا ہے۔
کافی لوگوں نے "میری ذات ذرہ بے نشاں" کی ڈرامائی تشکیل کے بارے میں پوچھا ہے۔ میں سیریل لکھ رہی ہوں۔ کراچی سے میر محمد صاحب یہ سیریل لکھوا رہے ہیں۔ کچھ اقساط میں ان کے حوالے کر چکی ہوں باقی پر کام ہو رہا ہے۔ جب پورا اسکرپٹ ان کے پاس چلا جائے گا تو اس کی ہجٹنگ اور کاسٹنگ ہوگی اس لیے یہ سیریل بہت جلد بھی آپ کے سامنے آئے تو بھی ایک سال لگ جائے گا۔ اس سیریل میں کچھ تبدیلیاں بھی کرنی پڑی ہیں کہانی کا نام بھی بدل دیا جائے گا۔ بہر حال کوئی ٹی وی سیریل لکھنا ایک نیا کام تھا لیکن ایک انتہائی غیر دلچسپ کام۔ میں اسکرپٹ لکھتے ہوئے محنت کر رہی ہوں لیکن انجوائے نہیں۔
میں بہت موڈی ہوں۔ مستقل مزاج نہیں ہوں۔ میرا دل بہت جلدی کسی بھی چیز سے اکتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ میں دو دو تین تین ماہ تک کچھ نہیں لکھتی۔ مجھے ایسے کام کرنے میں مزہ آتا ہے جو مشکل ہوں۔ آسان کام مجھے اپنی طرف نہیں کھینچتے۔ جب میں انڈر پریشر ہوں تو میں بہت اچھا کام کرتی ہوں۔ ایک اور عادت یہ ہے کہ میں جس کام کی ذمہ داری لیتی ہوں اسے بہت محنت سے کرتی ہوں۔ بہت devotion کے ساتھ اور اگر میں سمجھوں کہ میں کسی کام پر محنت نہیں کر سکتی تو میں اس چیز کو اپنی ذمہ داری نہیں بناتی۔ میں کسی بھی چیز کو اپنے اعصاب پر سوار نہیں کرتی نہ ہی کسی چیز کے بارے میں جنونی ہوں۔ مجھے رونا آجاتا ہے لیکن میں کوشش کرتی ہوں کہ کسی دوسرے کے سامنے نہ روؤں کیونکہ مجھے ہمدردی اور دلاسوں سے بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ ویسے بھی اکیلے بیٹھ کر روئیں تو جس طرح اللہ آپ کو console کرتا ہے ویسے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ بعض چیزوں میں میں بہت کنزرویٹو ہوں اور بعض میں بہت لبرل۔ میری ہر انسان کی طرح کچھ values ہیں اور میں انہیں بہت اہم سمجھتی ہوں۔ کیونکہ انہوں نے مجھے صحیح اور غلط کی پہچان دی۔
ایک اور سوال جو بار بار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی محبت کی ہے؟ اور محبت کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟ ہو سکتا ہے ان دونوں سوالات کا جواب پڑھ کر آپ مایوس ہوں۔ ہر رائٹر عشق کا مارا ہوا نہیں ہوتا اور نہ ہی اچھا ادب تخلیق کرنے کے لیے ناکام محبت جیسے حادثے سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس قسم کی محبت کا شکار ہم لوگ ہوتے ہیں وہ مجھے ہمیشہ ہی An empty mind is a devil's workshop (ایک فارغ ذہن شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے) والی چیز لگی ہے اور میں کبھی بھی فارغ نہیں رہتی۔ ہمیشہ اگلے دن کے لیے things to do کی ایک لمبی لسٹ میری ڈیجیٹل ڈائری میں ہوتی ہے اور ان میں سے بھی بہت سی چیزیں وقت کی کمی کی وجہ سے ملتوی ہوتی رہتی ہیں۔ میں بہت fair and square قسم کی زندگی گزارنے پر یقین رکھتی ہوں۔ جو چیز چھپ کر کی جائے وہ غلط ہے اور محبت ہمیشہ چھپ کر کی جاتی ہے۔ میری زندگی میں کوئی بڑا پچھتاوا اور غلطی نہیں ہے اور میں اپنی زندگی کو اسی طرح سکون کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔ محبت ایک ایسا کام ہے جس کے ساتھ بہت سے ایسے کام منسلک ہیں جنہیں کرنے کے بعد میں خود اپنی نظروں سے گر جاؤں گی۔ زندگی میں ایک بار بیٹھ کر اپنی حدود اور ترجیحات طے کر لیں اس کے بعد آپ کو کبھی کوئی مشکل درپیش نہیں آئے گی اور ایسے ذہن کے ساتھ آپ کو رشتوں کا احترام بھی آجائے گا پھر آپ کو کولیگز کولیگز، کزنز کزنز اور کلاس فیلوز کلاس فیلوز ہی نظر آئیں گے۔ آپ کے ذہن میں کوئی دوسرا تیسرا یا چوتھا رشتہ نہیں آئے گا۔
جہاں تک محبت کے بارے میں خیالات کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے زندگی کو اچھے طریقے سے گزاریں۔ محبت

کر کے اپنے لیے اور دوسروں کے لیے مسائل کھڑے نہ کریں۔ اگر بندہ تھوڑا سا اپنے جذبات پر قابو رکھے تو یہ بہت بہتر ہے۔ آپ ایک بری بیٹی، بری بہن، بری عورت، بری انسان، بری پروفیشنل اور بری مسلم ہوں لیکن اچھی عاشق اور محبوبہ ہوں تو اس کا کیا فائدہ ہے۔ عورت ہو یا مرد اس کے لیے کردار کی مضبوطی بہت اہم چیز ہے۔ اور الہنر چاہنے والا اچھا کردار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ پاکیزگی صرف جسمانی ہی نہیں ذہنی بھی ہوتی ہے اور محبت اکثر دونوں کو ختم کر دیتی ہے۔ آپ اللہ سے پاکیزگی مانگیں وہ آپ کو پاکیزگی دے دے گا اور آپ کو ان چندہ لوگوں میں شامل کر دے گا جنہیں اپنے نفس پر قابو ہو گا۔ پھر آپ کو کسی سے یہ سوال نہیں کرنا پڑے گا۔

اپنے بارے میں سب سے اچھا اور برا جملہ: میرے بارے میں بہت سے لوگوں نے بہت اچھے اچھے جملے کہے ہیں۔ برے جملوں کا مجھے زیادہ پتا نہیں کیونکہ وہ کبھی آپ کے سامنے نہیں کہے جاتے۔ بہرحال جب گریجویشن کے بعد کانونٹ میں پڑھا رہی تھی تو ان دنوں میں ہماری ایک ورکشاپ ایک برطانوی ماہر تعلیم تھیں۔ کیول پورڈ میں انہوں نے کنڈکٹ کروائی تھی۔ ان سے کافی دوستی ہو گئی تو آخری دن انہوں نے مجھے ایک بات کہی جس نے مجھے کافی حیران کیا۔ انہوں نے کہا۔

"آپ کے بارے میں ایک پیش گوئی ہے میری اور اسے ہمیشہ یاد رکھیے گا۔ آپ کو کبھی کوئی ایسا نہیں ملے گا جو آپ کو جانتا ہو اور پھر بھی آپ کے بارے میں کوئی رائے نہ رکھتا ہو۔ لوگ یا تو آپ کو شدید پسند کریں گے یا شدید ناپسند اور یہ خوبی بہت بڑے بڑے لیڈرز میں ہوتی ہے۔"

اور اپنے بارے میں ناپسندیدہ جملہ کچھ عرصہ پہلے ایک گیٹ ٹوگیدر میں میری ایک بہت اچھی دوست نے کہا اور مجھے یہ بات بہت بری لگی۔ اس نے مجھ سے شکایت کی تھی۔

Umera you are least concerned
with people who love and
care about you.

کتابیں پڑھنے کا کافی شوق ہے لیکن نہ اردو لٹریچر نہ انگلش لٹریچر۔ اگر انتخاب کا موقع ملے تو میں کرنٹ افیئرز پر کتابوں کا انتخاب کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے کافی دلچسپ لگتی ہیں۔ کسی زمانے میں مجھے اردو میں بہت دلچسپی تھی میرا اندازہ ہے کہ بہت کم لوگوں نے اتنے ڈائجسٹ پڑھے ہوں گے جتنے میں نے پڑھے۔ اشتیاق احمد کی کہانیوں سے لے کر عمران سیریز اور خواتین ڈائجسٹ سے لے کر سسپنس ڈائجسٹ تک مجھے بس جنون تھا، صرف کہانیاں بلکہ سب کچھ پڑھنے کا۔ میں اخبار چاٹ ڈالتی تھی۔ اس زمانے میں میرا خواب تھا کہ میں ایم اے اردو کروں مگر ایف اے میں دو سال اردو لٹریچر رکھنے کے بعد مجھے پتا چل گیا کہ اردو میں ایم اے کرنے کی صورت میں تھرڈ ڈویژن سے بہتر ڈویژن نہیں آ سکتی نتیجہ یہ ہوا کہ بی اے میں انگلش لٹریچر لے لیا۔ انگلش لٹریچر نے میرے taste کو بہت ریفارم کر دیا۔ میں کتابیں یا میگزینز پڑھنے کے معاملے میں خاصی selective ہو گئی۔ پھر خاص طور پر ایم اے کے دوران ڈائجسٹ سے مجھے بالکل بیزاری ہو گئی اور وہ آج تک قائم ہے۔ میرے لیے اب بہت مشکل ہے کہ میں کوئی بھی ڈائجسٹ لے کر بیٹھوں اور کہانیاں پڑھوں۔ مجھے ڈائجسٹ کی دنیا کوئی اور ہی دنیا لگتی ہے۔ جہاں میں خود کو مس فٹ محسوس کرتی ہوں۔

جب آپ بہت اچھا لٹریچر پڑھ لیں تو پھر آپ چاہتے ہیں کہ اس سے اچھی نہیں تو کم از کم اس جیسی ہی چیز پڑھیں پھر ایک خاص معیار سے آپ نیچے نہیں آتے اور یہ صرف میرے ساتھ نہیں ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ پچھلے سال میں نے اردو لٹریچر کا مطالعہ بھی شروع کیا۔ دیوان غالب پڑھا، میر پڑھا، راجہ گدھ، بال جبریل اور کچھ اور بڑے نام، انہیں پڑھ کر بہت مزہ آیا لیکن اردو لٹریچر پھر بھی میرے اندر کوئی زیادہ شوق پیدا نہیں کر سکا۔ میری کہانیوں میں اگر آپ مسلسل بہتری نہیں دیکھ رہے تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ میں نے اردو لٹریچر کا

مطالعہ نہیں کیا۔ میں سنجیدگی سے ایسا کرتی تو مجھے بہت فائدہ ہوتا۔ مگر اگر عنیزہ سید اور رفعت ناہید سجاد لکھیں تو میں کسی بھی وقت کسی بھی زبان کے رائٹرز پر انہیں ترجیح دوں گی۔ حتیٰ کہ بانو قدسیہ اور جین آسٹن پر بھی کیونکہ میں نے اس زمانے میں جب میں ڈائجسٹ پڑھتی تھی انہیں شوق اور غور سے پڑھا اور ان سے لاشعوری طور پر بہت کچھ سیکھا ہے۔ خاص طور پر عنیزہ سید سے۔

میری پسندیدہ کتابوں میں جین آئر ٹاپ آف دا لسٹ ہے چارلس ڈکنز فیورٹ رائٹرز کی لسٹ میں سب سے اوپر ہے۔ ایک سال سے میں آٹو بائیو گرافیز یا بائیو گرافیز میں خاصی دلچسپی لے رہی ہوں اور خاص طور پر ان لوگوں کی جو زندگی میں کسی خاص واقعے یا خوبی کی وجہ سے مشہور ہو گئے ہوں۔ مشعل لائنڈرز کی

I wish you didn't know my nanic

ایک ہی بائیو گرافی ہے جسے دو بار پہلے پڑھ کر میں نے بہت کچھ سیکھا۔

شاعری میں اسٹوڈنٹ لائف میں خاصی دلچسپی تھی۔ خاص طور پر انگلش شاعری میں کیونکہ اس میں میں نے کچھ انعام بھی جیتے تھے۔ اردو شاعری بھی کیا کرتی تھی۔ مگر یہ آمد نہیں ہوتی تھی بلکہ میں شاعری بنایا کرتی تھی۔ میری فرینڈز کوئی بھی مصرعہ مجھے دیتی تھیں اور میں فٹ سے بغیر سوچے سمجھے دوسرا مصرعہ بنا کر شعر مکمل کر لیا کرتی تھی۔ مگر بعض دفعہ اچھے بھی بنا لیتی تھی۔

اسیر حسن تھا یا تھا مقید شہر
کوئی تو بات تھی ایسی کہیں گیا نہ گیا

یہ میرا ذاتی شعر ہے۔ میرا خیال ہے ادب پر میرا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ میں نے اپنی دو نمبر شاعری کو اپنے اور اپنے فرینڈز تک ہی محدود رکھا ہے۔ اب میں نہ اردو شاعری کرتی ہوں نہ انگلش۔ پسندیدہ شاعروں میں اقبال اور فیض۔ اقبال اس لیے پسند ہے کیونکہ شکوہ اور جواب شکوہ تحت اللفظ پڑھنے کے مقابلوں میں میں نے بہت بار پڑھا اور پہلے انعام کے علاوہ کوئی دوسرا انعام حاصل نہیں کیا۔ یہ اسکول اور کالج کا قصہ ہے مگر شکوہ اور جواب شکوہ میں نے کیا۔ یہ پچھلے سال اقبال کو اچھی طرح پڑھ کر سمجھ میں آیا۔ فیض بس فیض ہیں ان کو پڑھ کر سمجھ میں کچھ نہ بھی آئے تو بھی مزہ آتا ہے۔ وہ جو کہنا چاہتے ہیں وہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر کیٹس ہے۔ جس کی شاعری بے مثل ہے۔ جس نے کیٹس کو سمجھ کر پڑھا ہو وہ اسے بھلا نہیں سکتا۔ دنیا میں کیٹس کے odes کی دھوم ہے مگر مجھے اس کا ایک sonnet پسند ہے۔

when I have fears

میں اس Sonnet کو کبھی کبھی گاتی بھی ہوں۔ امریکن لٹریچر کی طرف آجائیں تو رابرٹ فروسٹ Stopping by the woods پڑھنے کی چیز ہے یا Birches یا Mending walls اور سب سے شاندار The Road not Taken ہو سکتا ہے آپ لوگ اعتراض کریں کہ میں بار بار انگلش لٹریچر کی بات کر رہی ہوں اردو کی نہیں۔ میری ذاتی رائے ہے کہ لٹریچر یونیورسل ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی زبان کا ہو اچھی چیز آپ کو ہر زبان میں متاثر کرتی ہے۔ اردو لٹریچر کے بارے میں میری رائے بری نہیں ہے مگر میرا علم محدود ہے اور جس چیز کے بارے میں انسان کا علم محدود ہو اس کے بارے میں بات کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

ٹی وی میں بہت دیکھتی ہوں لیکن سلسلہ وار ڈرامے نہیں۔ انگلش فلمیں کبھی کبھی کوئی اچھی۔ میوزک کے پروگرامز صرف پاپ میوزک کے۔ ڈاکومنٹریز اور کرنٹ افیئرز کے پروگرامز پسندیدہ ڈرامہ میرا پہلے تین بتا تین اور اب تو گلزار۔ سکرین جو پسند ہیں وہ وہی ہیں جو آپ کو پسند ہیں۔ حدیقہ کیانی، سجاد علی، علی حیدر، پسندیدہ اداکار اور اداکارہ کوئی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ پاکستانی اور انڈین فلمیں ان لوگوں کو دیکھنی چاہئیں جنہیں اپنا آئی کیو لیول خاصا کم کرنا ہو۔ دونوں گھٹیا ہوتی ہیں۔ پسندیدہ کرکٹر راشد لطیف تھے مگر انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے بعد...... مجھے

اسٹیو واہ پسند ہیں اور ناپسندیدہ کرکٹرز ہیں شعیب اختر۔ مجھے آج تک یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ ایک کرکٹر جو اپنے "کردار" کے لحاظ سے خاصے مشہور ہیں۔ پی ٹی وی والے انہیں ایڈز کے خلاف اشتہارات کے لیے کیسے استعمال کر رہے ہیں۔ بہرحال جہانگیر خان میرے آل ٹائم فیورٹ پلیئر ہیں A thorough gentleman
کھانے میں گوشت کے علاوہ کچھ بھی مل جائے مگر وقت پر۔ جلفریزی اور کالے چنے اور چاول بہت پسند ہیں۔ مٹھائی میری کمزوری ہے۔ چاکلیٹس سامنے آئیں تو میں ہاتھ نہیں روک سکتی۔ چائے شوق سے پیتی ہوں مگر زیادہ نہیں دو کپ۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ایک بار چائے کی لت لگ جائے تو پھر نہ پینے پر سر میں درد ہوتا ہے۔ میرے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ میں پینا چاہوں تو ٹھیک نہ پینا چاہوں تو کچھ نہیں ہوتا۔ دودھ بھی بہت پسند ہے خاص طور پر سردیوں میں گرم دودھ۔ اپنے کمرے سے بڑی محبت ہے مجھے۔ میں کچھ دنوں کے بعد گھر آؤں تو سب سے پہلے کمرہ دیکھنا چاہتی ہوں اور پتا نہیں مگر مجھے لگتا ہے میرا کمرہ میرے بغیر اداس ہو جاتا ہے۔
میری روٹین کافی hectic ہے۔ صبح فجر کی نماز پڑھتی ہوں پھر بھی واک یا پھر ایکسر سائز۔ پھر کالج وہاں سے ڈیڑھ دو بجے گھر اگر لنچ کالج میں لے لیا ہو تو پھر ٹھیک ہے ورنہ گھر آتے ہی کپڑے چینج کر کے نماز اور پھر کھانا اس کے بعد ایک گھنٹے کے لیے سوتی ہوں۔ ساڑھے تین بجے اٹھنے کے بعد عصر کی نماز پھر چائے کا ایک کپ لے کر میں اگلے دن کے لیکچرز یا لیسن پلان کرتی ہوں۔ پھر اسٹیڈیز میں دو تین گھنٹے۔ بہن بھائیوں کی مدد کرواتی ہوں۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پھر ٹی وی دیکھتی ہوں۔ ساتھ اپنی ڈاک دیکھتی ہوں۔ اخبار دیکھتی ہوں یا اگر کوئی میگزین آیا ہو تو وہ لیٹرز لکھنے ہوں تو وہ بھی اسی وقت لکھتی ہوں۔ پھر کھانا کھا کر کچھ دیر چھت پر واک کرتی ہوں پھر عشاء کی نماز کے بعد اپنی پڑھائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور رات ایک دو بجے تک جاری رہتا ہے۔ جن دنوں لکھنے کا موڈ ہو تو بھی رات کے وقت ہی لکھتی ہوں۔ پھر تو صاف ظاہر ہے "اسٹیڈیز" تو ہوا وقت کہانی کوئی کتاب یا ناول پڑھنا ہو تو بھی رات کا ہی وقت ہوتا ہے۔
آپ سے میری درخواست ہے کہ مجھے کوئی روحانی شخصیت سمجھنے کی کوشش مت کریں۔ روحانیت کے بارے میں دو چار کہانیاں لکھنے سے کوئی روحانی نہیں ہو جاتا۔ اللہ سے میرا تعلق اسی طرح کا ہے جس طرح آپ کا ہے۔ جب آپ لوگ اپنے خطوں میں میرے بارے میں اس طرح کے اندازے لگاتے ہیں تو مجھے بہت خوف آتا ہے۔ میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کسی گمراہی کا شکار ہوں۔ ہمارے دین کا راستہ بہت سیدھا ہے۔ آپ کو ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت ہے تو اللہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہماری کتاب قرآن پاک ان کے علاوہ کسی سہارے کی تلاش مت کیا کریں۔ نہ ہی کوئی آپ کو سہارا دے سکتا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے آپ صرف اتنی ہی عزت اور اہمیت دیں جتنا کہ انسان مستحق ہوتا ہے۔
کچھ باتیں امربیل کے حوالے سے۔ امربیل کا نام امثل اس لیے تنہا چاند رکھنا چاہتی تھیں کیونکہ امربیل کے نام سے بانو قدسیہ کی ایک کتاب پہلے ہی بازار میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک ڈائجسٹ بھی اسی نام سے شائع ہوتا ہے مگر میرے اصرار پر اس کا نام امربیل رکھا گیا۔ میں کچھ عرصہ پہلے جب کینٹ میں صبح کی سیر کے لیے جایا کرتی تھی تو وہاں کچھ اونچے اونچے درختوں کو میں نے اس بیل سے ڈھکا ہوا پایا۔ میں اکثر وہاں ٹھہر کر اسے دیکھتی رہتی تھی۔ پھر جب بیوروکریسی کے حوالے سے میں نے یہ ناولٹ لکھنا شروع کیا تو میرے ذہن میں یہی نام آیا۔ بنیادی طور پر یہ ایک ناولٹ تھا جسے میں نے امثل کی فرمائش پر ناول کی شکل دے دی۔ اگر آپ امربیل کو یہ سوچ کر پڑھیں گے کہ اس ناول کی ہر قسط آپ کو چونکائے گی تو آپ کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ یہ ناول آپ کو کوئی jerks نہیں دے گا۔ یہ آپ کے سامنے اس کلاس کے چند کرداروں کی زندگی اور شخصیت کو بنیادی جزئیات کے ساتھ پیش کرے گا جو کلاس اس ملک کو rule کرتی ہے اور جسے اس نظام کی تباہی کا ذمے دار سمجھا جاتا ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی تفصیلات اور واقعات کو میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ وہ کس طرح کسی کی

شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ وہ کسی کی شخصیت کو mcxposc بھی کر دیتے ہیں اور پھر کس طرح ایک انسان کا metamorphosis ہو جاتا ہے۔

بنیادی طور پر اس میں دو کردار ہیں۔ علیزہ اور عمر۔ دونوں کی زندگیاں مختلف اسٹیجز میں تقریباً ایک جیسے حالات سے گزرتی ہیں مگر دونوں کی شخصیت میں آنے والی تبدیلیاں بالکل مختلف ہیں۔ اس ناول کے بارے میں شعاع میں آپ کی جو بھی رائے خطوط کے ذریعے شائع ہو رہی ہے' وہ میں نہیں پڑھ رہی اور ایسا دانستہ طور پر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اس ناول پر کسی حوالے سے کوئی ایسی تنقید کریں یا کر رہے ہوں جسے پڑھ کر میں شعوری یا لاشعوری طور پر آپ کی ہدایات کے مطابق اس کو لکھنا شروع کر دوں۔ پھر شاید جو میں لکھنا چاہتی ہوں' وہ نہ لکھ پاؤں۔ میں چاہتی ہوں میں کسی کی رائے جانے بغیر اس کو مکمل طور پر ویسے لکھوں جیسے لکھنا چاہتی ہوں لیکن آپ لوگوں سے ایک درخواست ہے کہ جب یہ ناول ختم ہو تو اس وقت آپ کو اس میں جہاں بھی جو خامی' غلطی یا کمی محسوس ہوئی ہو اس پر ایک indepth تبصرہ مجھے ارسال ضرور کریں۔ امر بیل کے حوالے سے میں اپنے کچھ کولیگز' فرینڈز اور ایک مشنری ہاسپٹل میں چند سال پہلے پوسٹڈ ایک غیر ملکی سائیکٹرسٹ کی خاص مشکور ہوں جن کے ذریعے مجھے کچھ ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جنہوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر امر بیل کے لیے مجھے خاصا مواد فراہم کیا۔

آپ لوگوں کے خطوط کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ میرے لیے کسی طرح بھی یہ ممکن نہیں تھا کہ میں سب سوالات یا سب خطوط کے جواب دے پاتی کیونکہ ہر خط میں اوسطاً" آٹھ دس سوالات تھے۔ بہرحال میں آپ لوگوں کی بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ آپ لوگ اتنے غور سے میری کہانیاں پڑھتے اور پھر اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحے نکال کر اس پر تبصرے کرتے ہیں۔ میں خاص طور پر ان تمام لوگوں کی بہت احسان مند ہوں جو آرمی پبلک کالج میں میری ہر تحریر پر اپنی رائے اور مشورے باقاعدگی سے بھجواتے رہتے ہیں۔ اگرچہ میرے لیے آپ میں سے ہر ایک کے خطوط کا جواب دینا ممکن نہیں مگر میں آپ کو یہ یقین دہانی ضرور کروانا چاہتی ہوں کہ آپ سب کے خطوط میری نظروں سے گزر رہے ہیں اور میں ان کو بہت سنجیدگی سے پڑھتی ہوں روبرو کے سلسلے میں ملنے والے خطوط میں جن میں ذاتی طور پر جواب کی خواہش تھی میں ان سب کو ذاتی جواب لکھ چکی ہوں کیونکہ ایک بار کسی بھی خط کا جواب دینا آسان ہے مگر باقاعدگی سے آپ لوگوں کے ساتھ قلمی دوستی کرنا میرے لیے خاصا دشوار ہے۔ اس لیے اس معاملے میں مجھ سے ہونے والی کسی بھی کوتاہی کو معاف کر دیں۔ قلمی دوستی ہو یا نہ ہو بہرحال آپ سب میرے دوست ہیں اور میں اپنے دوستوں کو اپنے دل کے بہت قریب رکھتی ہوں۔

آپ لوگوں نے تصویر کی فرمائش کی تھی' دیکھیں تصویریں ان لوگوں کو چھپوانا چاہیں جنہوں نے زندگی میں ایسے بڑے کارنامے کیے ہوں۔ میں نے ابھی تک جو کچھ کیا ہے صرف اپنے لیے کیا ہے۔ جب میں زندگی میں کچھ ایسے کام کروں گی جو کسی دوسرے کے لیے ہوں گے تو پھر میں بڑے فخر سے اپنی تصویر شائع کرواؤں گی۔ فی الحال میں چہرے سے پائی جانے والی شہرت کی مستحق نہیں ہوں۔

آپ میں سے جو بھی مجھ سے رابطہ کرنا چاہیں وہ کالج کے ایڈریس پر تحریری رابطہ کر سکتے ہیں مگر آپ سے میری درخواست ہے کہ ذاتی طور پر آپ سے ملنا یا کالج میں آپ کے فون ریسیو کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔

ایک لمبے عرصے کے لیے خواتین ڈائجسٹ کے ذریعے آپ سے ہونے والا یہ میرا پہلا اور آخری رابطہ ہے۔ مجھے امید ہے' آپ مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

میرا Email ایڈریس ہے۔

Umera Ahmed(a)Jay mail.com

Umera Ahmed (a) Yahoo.com